اسلام اور پاکستان

سمیع اللہ شفیق محمدی شیخوپوری

محترم قارئین کرام!

ہرانسان کا تعلق اپنے خالق کے ساتھ کسی نہ کسی طریقے سے ہوتا ہے۔ اس طرح سمجھ لیجئے کہ اسکا ایک تعلق تو اپنے خالق سے ہے جبکہ دوسرا تعلق اس کی مخلوق سے۔ یایوں کہہ لیجئے کہ اس کا ایک تعلق اپنے آقا سے ہے اور دوسرا تعلق اپنے آقا کے غلاموں کے ساتھ۔ یایوں سمجھئے کہ اسکا ایک رخ تو آسمان کی طرف ہے جبکہ دوسرا رخ زمین کی سمت۔ خالق اور مخلوق یا بندے اور خدا کے درمیان جو علاقہ اور رابطہ ہے اس کا تعلق اگر صرف ہمارے ذہنی قوی اور قلبی حالات سے ہے تو اس کا نام عقیدہ ہے اور اگر ان قلبی حالات کے ساتھ ہمارے جسم و جان اور مال وجائیداد کا تعلق بھی وابستہ ہے تو اس کا نام عبادت ہے۔ باہم انسانوں اور مسلمانوں یا انسانوں اور دوسری مخلوقات میں جو علاقہ اور رابطہ ہے اس کی حیثیت سے جو احکام ہم پر عائد ہیں اگر ان کی حیثیت محض قانون کی ہے تو اس کا نام معاملہ ہے۔ اگر ان کی حیثیت قانون کی نہیں بلکہ روحانی نصیحتوں اور برادرانہ ہدایتوں کی ہے تو اس کا نام اخلاق ہے۔

قرآن پاک کی اصطلاح میں پہلے تعلق کی مضبوطی اور استحکام کا نام ایمان ہے۔ جبکہ دوسرے، تیسرے اور چوتھے کی بجاآوری کا نام عمل صالح ہے۔ اوران ہی دونوں کے مجموعے پر کامل نجات کا انحصار ہے عمل صالح کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر 1 خدا کے سامنے اس کی عبودیت کا اظہار اور اسکے احکام کی تعمیل۔ نمبر 2 بندوں کے ساتھ کاروبار اور دیگر کاموں میں قانون الٰہی کی پابندی۔ نمبر 3 ان کے ساتھ محبت والفت، نیکی واچھائی کرنا۔

ہروہ عمل جو اللہ کی خوشنودی اور رضا کیلئے کیا جائے اسے عبادت کہتے ہیں۔ لیکن اصطلاح میں پہلے کا نام عبادت دوسرے کا نام معاملات جبکہ تیسرے کا نام اخلاق ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ جو عالمگیر شریعت اور دائمی ہدایت لے کر آئے وہ ان چاروں عنوانوں کا مجموعہ ہے۔ یعنی عقائد عبادات، معاملات اور اخلاق۔

ان ہی کی اصلاح اور تعلیم و تکمیل کیلئے آپ ؐ کی بعثت ہوئی۔ انہی چاروں ابواب کا مجموعہ اسلام کہلاتا ہے۔

اسلام عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لفظی معنی ہیں تسلیم کرنا، مان لینا۔ اسی سے اسلام لانے والے کو مسلمان کہا جاتا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد قلعہ ہے کہ جسمیں اگر کوئی پناہ لینے کیلئے داخل ہوگیا تو اسلام نے اس کو پناہ دی۔ چاہے یہ پناہ لینے والا مکار ہی کیوں نہ ہو۔ ڈاکو، چور، قاتل، نیز ہر گناہ کا ارتکاب کرنے والا ہی کیوں نہ ہو۔ جونہی وہ اسلام کے قلعے میں داخل ہوا، اسلام نے اس کو ایک نئی زندگی بخش دی۔ اور وہ عالم دنیا کیلئے ایک نمونہ بن گیا۔

تاریخ میں اس قسم کے واقعات بہت زیادہ ملتے ہیں۔ میں ان میں سے چند ایک کی طرف مختصراً اشارات کرونگا۔ ان شاءاللہ۔

اسلام نے نسل اور قومیت کی خصوصیتوں اور ملک و مقام کی حالتوں اور امیری و غریبی کے امتیازوں اور فاتح و مفتوح کے تفاوتوں مختلف زبانوں، مختلف رنگتوں کے مابہ الامتیازوں سے قطع نظر کر کے کیسی خوش اسلوبی سے سب کو متحد و متفق، یکساں ومساوی ہم سطح وہم خیال، ہم اعتقاد وہم آواز بنایا۔ ہاں اسی اسلام نے نجاشی ملک حبشہ، حیفر ملک عمان، اکیدر شاہ دومۃ الجندل، اور نجد کے وحشی، تہامہ کے بدو اور یمن کے مسکین دوش بدوش کھڑے

ہونے پر آمادہ کئے۔ بلکہ وہ اس پر نازاں ہوئے۔ عبداللہ بن سلام، یہودیت کو اور ورقہ بن نوفل عیسائیت کو، عثمان بن طلحہ ابراہیمیت کی مسند ہائے امامت چھوڑ کر اسلام کے خادم شمار کئے جانے پر مفتخر ہیں۔

اسلام نے سب کو ملت واحد بنا کر ایک ہی ولولہ دلوں میں، ایک ہی جوش طبیعتوں میں، ایک ہی خیال دماغوں میں، ایک ہی آوازہ توحید زبانوں پر جاری کر دیا ہے۔

دشمن دوست بن گئے، اور جان ستان، جان نثار بن گئے۔ وہ عمروؓ بن عاص جو حبشہ میں نجاشی کے پاس قریش کا سفیر بن کر گیا تھا کہ مسلمانوں کو قیدی بنا کر قریش کے سامنے پیش کروں۔ مگر جب اسلام لے آیا اسلام نے اس کی کایا پلٹ دی وہی عمرو بن عاص عمان کے بادشاہ کے پاس داعی اسلام بن کر جاتا ہے اور ہزاروں اشخاص کے مسلمان ہو جانے کی بشارت نبی کی خدمت میں لاتا ہے۔ وہی خالدؓ بن ولید جو جنگ احد میں بت پرستوں کے رسالہ کی کمانڈ کرتا ہوا مسلمانوں کو تباہ کرنا اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اسلام کی حالت میں حاضر ہوتا ہے لات و عزیٰ کے مندروں کو اپنے ہاتھوں سے گراتا، اور اسلامی فتوحات میں گرم جوش جرنل کا درجہ پاتا ہے۔ وہی عروہؓ بن مسعود جو حدیبیہ میں آنحضرت ﷺ کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کیلئے کوشش کرتا تھا اور قریش کا سفیر بن کر آیا تا، خود بخود مدینہ میں حاضر ہوتا اور اپنی قوم میں دعوت اسلام کی اجازت حاصل کر کے اسی خدمت میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔ سہیل بن عمرو معاہدہ حدیبیہ میں بت پرستوں کی جانب سے کمشنر تھا اور اسی نے نبی ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ رسول اللہ لکھے جانے سے انکار کیا تھا۔ لیکن جب اسلام لاتا ہے تو بیت اللہ میں کھڑے ہو کر اسلام کی صداقت اور دین الٰہی کی تائید میں ایسی زبردست تقریر کرتا ہے جو سینکڑوں دلوں میں سکینہ اور ایمان بھر دیتی ہے۔ وہی عمرؓ جو تلوار لے کر گھر سے آنحضرت ﷺ کا سر قلم کرنے کیلئے نکلا تھا وہ عمرؓ جب اسلام لاتا ہے اور حضور اکرمؐ وفات کے موقعہ پر شمشیر برہنہ لے کر کہہ رہا ہے کہ جو کوئی کہے گا، آنحضرت ﷺ نے وفات پائی میں اسکا سر قلم کر دوں گا۔ اسی طرح حضرت ابوسفیانؓ جو آنحضرت کی سات سال تک سخت مخالفت کرتے رہے مگر جب اسلام قبول کرتے ہیں تو نجران کے عیسائی علاقہ پر حاکم بنا کر بھیجے جاتے ہیں۔ الغرض ایسی بہت سی مثالوں کیلئے ایک دفتر درکار ہے۔

قارئین کرام!

ان حضرات کی زندگی میں جو انقلاب کی نئی لہر پیدا ہوئی تھی اس کا سبب کیا تھا؟ ان چند واقعات سے پتا چلا ہے کہ وہ لہر صرف اور صرف اسلام کی لہر تھی جس نے عرب کے بدوؤں، عرب کی پسماندہ قوم کو، جو ظلم وتشدد اور غلامی کا نشانہ بنی ہوئی تھی اس عالم کی نگہبان بنا دیا۔ اس لئے حالی نے کہا تھا کہ ۔

وہ اسلام جس نے اعدا کو اخواں بنایا
وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
درندوں کو غمخوار دوراں بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا
وہ خطہ جو تھاں اک ڈھوروں کا گلہ
گراں کر دیا اسکا عالم سے پلہ

پھر نسل انسانی نے دیکھا کہ اسلام نے کس طرح عروج پکڑا کہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کی۔ اور پورے عالمی خطہ میں چھا گیا۔ اسلام میں ظلم وزیادتی کا تصور تک نہیں پایا جاتا۔ واحد اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے نہ تو انصاف کرنے میں اپنے پیروکار کا لحاظ رکھا اور نہ ہی دوسرے ادیان کا۔ یہی وجہ تھی کہ یہودی اور مکہ کے کافر وغیرہ اپنے جھگڑوں کو عدالت نبیؐ میں لے کر آتے تھے۔

آج سے کافی عرصہ پہلے مسلمان کی پہچان ان کی شکل وصورت سے اور ان کی سیرت واخلاق اور عادات سے کی جاتی تھی۔ ان کی شکل وصورت اور سیرت سے معلوم ہوتا تھا کہ اسلام کی تڑپ کس قدر ان میں موجود ہے مگر افسوس کہ آج مسلمان جو اصلی اور حقیقی معنوں میں مسلمان کہنے کا حق دار ہے اس کی صورت وسیرت صرف کتابوں میں ضبط ہو کر رہ گئی ہے اور حقیقی معنوں میں جو مسلمانوں کہلانے کے حقدار ہیں ان کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ (اللہ ہمیں حقیقی معنوں میں اسلام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین)

خیر پھر وہ وقت بھی آیا کہ اسلام مدینہ کے کونے کونے میں پہنچ گیا۔ حضرت عقبیٰ بن رافع رضی اللہ عنہ اپنا اسلامی لشکر لے کر ایک ایسی جگہ پہنچتے ہیں جہاں سے آگے سوائے سمندر کے کوئی چیز نظر نہیں آئی ایک بلند ٹیلے پر چڑھ کر دیکھتے ہیں کہ آگے

صرف پانی ہی پانی ہے نیچے اتر کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ اس پانی کے عالم سے آگے بھی انسانی زندگی کے اثرات موجود ہیں وہاں انسانی زندگی بسر کرتے ہیں تو میں اس سمندر میں اپنے گھوڑوں کو ڈال دوں اور اس وقت تک نہ لوٹوں جب تک اس خشکی کے ٹکڑے پر اسلام کی آواز نہ پہنچا سکوں۔

پھر وہ وقت بھی آیا کہ یہی اسلام جس نے لوگوں کی زندگی کو روز روشن کی طرح منور کیا تھا اسی اسلام کے ساتھ نام کے مسلمانوں نے استہزاء شروع کر دیا۔ اسلام کے پردے میں اسلام ہی کو زیر کرنے کی کوشش کی۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے پردے میں چھپ کر رہنے والے نام کے مسلمانوں نے کہیں نبوت کا دعویٰ کر دیا اور کہیں اسلام کے نام پر مختلف ادیان باطل کی رسوم ورواج کو اس (اسلام) میں داخل کر لیا۔

پھر وہی مسلمان جن کے نام سے قیصر و کسریٰ لرز جاتے تھے زوال پذیر ہو گئے۔ اسی لئے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

گنوا دی ہم نے جو اسلام سے میراث پائی تھی
ثریا سے آسمان نے زمیں پر ہم کو دے مارا

حقیقت بات تو یہ ہے کہ ہم نے خود اپنی عزت کو پامال کیا جو ہمیں اسلام سے ملی تھی۔ کیونکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو اپنایا اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور اس کے دین کے ساتھ استہزاء کیا وہ ہمیشہ ذلیل ہوئی۔ اس کی دلیل بنی اسرائیل جیسی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقرب قوم ہے کہ جب اس نے معصیت کو اپنایا تو عالم دنیا میں ذلیل ہو کر رہ گئی۔

آہ! افسوس کہ آج دین اسلام کے ساتھ خود اس کے پیروکار ہی استہزاء کر رہے ہیں۔ اسلام بھی زبان حال میں کہتا ہوگا کہ رہزنوں سے تو بچ نکلا رہبروں نے لوٹ لیا

حالی نے کچھ اس طرح کہا ہے کہ۔

جو دیں بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
وہ دیں ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے

(موجودہ حالات کے پیش نظر جو پاکستان میں ہیں، میں یہ فقرہ کہنے پر مجبور ہوں کہ) اسلام کے نام پر مصنوئی مسلمانوں نے ایک استہزا خاص مسلمانوں کے ساتھ کیا وہ ہے پاکستان کے اصل اصول سے ہٹ کر غیر شرعی اصولوں پر اس کی حکومت اور نظم و نسق -

یہ بات مسلمہ ہے کہ عرب کی سرزمین پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہونے کی وجہ سے وہ بہتر ہے۔ بے شک ایران وعراق، چین وفلسطین اور دیگر تاریخ ممالک ایک حیثیت اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہیں۔ مگر جو مقام اور مرتبہ پاکستان کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں۔ کیونکہ پاکستان کی بنیاد کلمہ توحید پر رکھی گئی ہے اس بنا پر میرے نزدیک اس ملک کی قدر ومنزلت دیگر ممالک سے زیادہ ہے سوائے مکہ مدینہ سے اس ملک کی پیدائش ایک اندازے کے مطابق تقریباً 56 سال پہلے کی ہے۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ بقول محمد علی جناحؒ کے اس کی پیدائش اس وقت کی ہے جس وقت صوفی بزرگ الشیخ شرف بن مالک کی تبلیغ سے ہندوستان کی سرزمین پر ایک شخص کرنگ نور اسلام کے دائرے میں داخل ہوا تھا۔ محمد علی جناح نے کہا تھا کہ:

The Pakistan came into extistance the day the first Indian national embraced Islam.

کہ یہ ملک پاکستان اس وقت ہی معرض وجود میں آ گیا تھا جب پہلے انڈین آدمی نے اسلام قبول کیا تھا۔

پاکستان کے حصول کیلئے جو نعرہ لگایا جاتا تھا وہ یہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ

اس نعرے سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پاکستان کا حصول صرف اور صرف اسلام کے نفاذ کیلئے تھا۔

یہ حقیقت بھی دنیا سے پنہاں نہیں کہ اسلام کے نام پر بننے والے پاکستان کی خاطر جان نثار مسلمانوں نے اپنی قربانیاں دیں۔ ان غیرت مند مسلمانوں نے اپنی عزتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پامال ہوتے دیکھا۔ اس اسلامی ملک کی خاطر انہوں نے اپنی جانیں نچھاور کر دیں۔ اپنے جوان بیٹوں کو اپنے سامنے شہید ہوتے دیکھا اپنی بہو، بیٹیوں کی عزتوں کو لٹتے ہوئے دیکھا۔

وہ تو وفادار تھے انہوں نے وفا کا حق ادا کر دیا۔ مگر تم نے بیوفائی کی۔ اسلام کے ساتھ،

شریعت کے ساتھ، اور ان وفادات مسلمانوں کے ساتھ جنہوں نے اس ملک کی خاطر جس کا حصول صرف اسلام کی اشاعت تھا جانیں قربان کیں۔

آج بھی آپ کو ایسے بزرگ ملیں گے جنہوں نے مسلمانوں کے اس ملک کو بنتے ہوئے دیکھا۔ ان سے پوچھو کہ کس طرح سکھ اور دیگر وحشی لوگ مسلمانوں کے دودھ پیتے بچوں کو بیدردی سے مار کر نیزوں پر اٹھا لیتے اور کہتے کہ یہ تمہارا پاکستان ہے۔

اب یہ ملک اپنی زندگی کے تقریباً 56 سال گزار چکا ہے۔ مسلمانو مجھے بتاؤ، او حکمرانو جواب دو، کہ کدھر گئے تمہارے وہ دعوے، کدھر گئی تمہاری اسلام کے ساتھ وفاداری جس کا تم اقرار کرتے تھے۔ حکمرانو! بتاؤ کہاں تم نے اسلام کو نافذ کیا؟

اسلام نافذ کرنا تو محال مجھے اس سوال کا ہی جواب دو! کہ کب تم نے اسلام کے حق میں فیصلہ کیا ہے؟

بلکہ تم نے اللہ کے نام پر حاصل کئے ہوئے وطن میں تم نے اللہ کے بندوں کے خلاف فیصلے کئے آج تم نے ایک اللہ کو چھوڑ کر ہزاروں کو خدا بنا لیا۔ حکمرانو! آج تم میں اللہ کا ڈر نہیں بلکہ طاغوتی قوتوں کا خوف بھرا ہوا ہے۔ آج تمہارے یہ بیان ہیں کہ ہم دوسرے اسلامی ممالک کے ٹھیکیدار نہیں۔ دوسرے مسلمانوں کے ذمہ دار نہیں۔ ہمیں صرف اپنے ملک کے بارے میں سوچنا چاہئے اور اس کی حفاظت کرنی چاہئے۔ میں پوچھتا ہوں کہ تجھے اس کا کوئی خیال نہیں۔ جس کیلئے یہ ملک حاصل کیا گیا یعنی اسلام!۔ مسلمانو!! تمہیں کیا ہوگیا ہے؟ آہ آج تمہارے اندر الحاد آ گیا دین اسلام تمہارے سینوں سے اٹھ گیا۔ یاد رکھو آج اگر تم نے اپنے آپ کو نہ سنوارا اور اسلام پر گامزن ہوئے تو وہ قریب کہ تم پر یہود و نصاریٰ مسلط ہو جائیں اور تمہیں غلامی کی زندگی گزارنی پڑے (اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے آمین)

حفاظت اسلام اور پاکستان

آخر میں اسلام اور پاکستان کی حفاظت کیلئے تجویز پیش کر سکتا ہوں وہ یہ ہے کہ:

تاریخ اسلام اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں پر زوال آیا اور حکمران مع دیگر عہدیدار جو ضمیر فروش ہیں انہوں نے اسلام کی ترقی کے خلاف بغاوت کی تو اس دور میں محب اسلام اٹھے اور ان میں خاص طور پر علماء کرام کی جماعت جو دین کیلئے مخلص تھے۔ یا پھر وہ عام مسلمان جنہیں اسلام اپنی جان سے بھی پیارا ہے۔ انہوں نے ایسے حکمرانوں کا قلع و قمع کیا۔ اسلام کی تگ و دو کیلئے خوب محنت کی۔ ان علماء کی فہرست میں امام ابن تیمیہ، شاہ اسماعیل شہید اور دیگر غیور علماء کرام پیش ہیں۔ اور دوسری طرف محمود غزنوی، سلطان ٹیپو، محمد بن قاسم اور دوسرے بہادر محب اسلام سپاہی جنہوں نے اسلام کے اشاعت کی خاطر اپنا تن من دھن قربان کر دیا۔

آہ مگر افسوس کہ آج ان کی سیرت اور خاص طور پر امام کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت صرف کتابوں کی زینت بن کر رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی کی سیرت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اے علماء پاکستان! آج وقت آ گیا ہے کہ مسلمانوں کو تمہاری ضرورت ہے اگر آج تم نے اسلام کی بقا کیلئے اپنے آپ کو پیش نہ کیا تو تمہیں پھر غلامی کی زندگی گزارنی پڑے گی۔ پھر انہیں ظلمات کے اندھیروں میں جانا پڑے گا۔

حکمرانو! ہوش کے ناخن لو۔ کب تک تم اپنے ہی بھائیوں کو ظلم ستم کی چکی میں پیستے رہو گے۔ اور پستے ہوئے دیکھو گے۔ کیا مسلمان حکمرانو! یاد رہو وہ وقت جب بنوقینقاع میں ایک یہودی نے مسلمان عورت کی طرف بری نظر سے دیکھا تھا اس عورت نے تمہارے جیسے مسلمان کو نہیں بلکہ ایک غیور مسلمان کو اپنی فریاد کے لئے بلایا یا تھا۔ جس نے اسلام کی عظمت کی خاطر قربانی دے دی لیکن اسلام کے قلعے میں داخل ہونے والی خاتون کو اذیت نہ آنے دی۔

محمد بن قاسم ایک عورت پر ہونے والے ظلم کو مٹانے کیلئے دمشق سے نکلا! اسلام کی خاطر نکلا۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اس نے کس طرح اس عورت کی اور دیگر اس جیسی عورتوں کی عزت بچائی۔ ظلم و ستم کو روکا اور اسلام کو تقویت دی۔ مگر آج کئی مسلمان مائیں بہنیں ظلم و ستم کی چکیوں پستی رہیں گے۔ کدھر گئے مسلمان کدھر گئے اسلامی حکمران۔

آخر میں اس بات پر اکتفا کرتا ہوں کہ اگر پاکستانی مسلمانوں اور حکمرانوں تم اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت نہیں کر سکتے تو اس پاکستان سے نکل جاؤ کیونکہ یہ ملک اللہ کے نام پر بنا ہے۔ اس کے باسی اللہ کے بندوں کے علاوہ کوئی نہیں ہو سکتے یا پھر اس ملک کا نام بدل لو۔